سوال

ترک نماز سے خارج از ملت ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آیا ہے :

فمن ترکہا متعمداًفقد خرج من الملۃ" -الترغیب والترہیب :۷۹۷ مجمع الزوائد٤/۲۱٦)

جس نے عمداًنماز چھوڑی تو وہ ہماری حالت ملت سے خارج ہوگیا۔اس حدیث تخریج درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام طبرانیؒ نے فرمایا :

" حدثنا یحیی بن ایوب العلاف : حدثنا سعید بن ابی مریم : حدثنا نافع بن یزید : حدثنا سیار (فی اصل : سکن) بن عبدالرحمن عن یزید بن قودر (فی اصل : قوذر) عن سلمۃ بن شریح عن عبادۃ بن الصامت قال : اوصانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع خلال فقال : لاتشرکوا باللہ شیئا وان قطعتم فقد خرج من الملۃ ' والاترتکبوا المعصیۃ فانہا سخط اللہ ' ولا تقربوا الخمر فانہا راس الخطایا کلہا ولا تفروا من الموت او القتل وان کنتم فیہ ولا تعص والدیک وان امرک ان تخرج من الدنیا کلہا فاخرج ولا تضع عصاک عن اہلک وانصفہم من نفسک " (جامع المسانید والسنن لابن کثیر 7/119ح4867)

اسے محمد بن نصر المروزی (تعظیم قدر الصلوۃ 2/889 ح920، وھو کتاب الصلوۃ لہ) امام بخاری (التاریخ الکبیر 4/75 مختصر) ابن ابی حاتم الرازی (التفسیر 5/1414 ح 8058 مختصرا) ہبۃ اللہ اللالکائی (شرح اصول واعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ 4/822،823 ح 1522) فیما یقال) نے سعید بن ابی مریم المصری : ثقہ ثبت فقیہ/تقریب التہذیب :2286) کی سند سے روایت کیا ہے، ضیاء المقدسی نے کتاب : الاحادیث المختارہ (4/287-288 ح351) میں امام طبرانی کی سند اور (ح350) دوسری سند سے سعید بن ابی مریم سے روایت کیا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں : "لایعرف اسنادہ" اس کی سند معروف نہیں ہے۔

سلمہ بن شریح کو ابن حبان نے کتاب الثقات (4/318) میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ضیاء المقدسی نے اس کی حدیث کو المختارہ میں لا کر صحیح قرار دیا ہے جو کہ توثیق ہے۔

یزید بن قودر کو بھی ابن حبان اور ضیاء المقدسی نے ثقہ قرار دیا ہے ، باقی راوی ثقہ وصدوق ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ سند حسن ہے لیکن شیخ البانیؒ نے سلمہ بن شریح کے بارے میں حافظ ذہبی کے قول : "لایعرف" (میزان الاعتدال 2/190 ت 3402) سے استدلال کرتے ہوئے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور الترغیب والترہیب للمنذری کے تین معلقین کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے :

"ولاشاہد لفقرۃ الخروج من الملۃ وغیرہا وقد وقع فی مثلہ بعض من نظن فیہ العلم من الکتاب المعاصرین"

اور ملت (اسلامیہ) سے خروج وغیرہ کے فقرے کا کوئی شاہد نہیں ہے ، معاصر لکھاریوں میں سے بعض (یعنی الشیخ عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی ۔ الھندی) جن کے علم کے بارے میں ہم (حسن) ظن رکھتے ہیں اسی خطا میں گرگئے ہیں (یعنی اس روایت کو شواہد کی وجہ سے صحیح قرار دیا ہے حالانکہ یہ روایت ضعیف ہے ۔) (ضعیف الترغیب والترھیب 1/161 ، تحت ح 300)

تنبیہ : حافظ اس کی صرف ایک ہی سند ہے ممکن ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ " باسنادین عن سعید بن ابی مریم " واللہ اعلم ۔ اب اس حدیث کے شواہد کا جائزہ درج ذیل ہے :

1) عن ابی الدرداء قال : اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم ان لاتشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت ولاتترک صلوۃ مکتوبۃ متعمداً ، فمن ترکہا فقد برئت منہ الذمۃ ولاتشرب الخمر فانہا مفتاح کل شر

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مجھے میرے خلیل نبی ﷺ نے وصیت فرمائی : یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں اور تمہیں جلا دیا جائے تو بھی فرض نماز ترک نہ کرنا ۔ جس نے اسے (نماز کو) چھوڑ دیا تو وہ ذمے سے بری ہے ۔ شراب نہ پینا کیونکہ ہر برائی کی جڑ یہی (شراب) ہے (سنن ابن ماجہ 4034/3371: مختصرا وسندہ حسن وحسنہ البوصیری وقال الالبانی فی الاول "حسن" فی الثانی " صحیح " یعنی بشواہدہ)

2) عن امیمۃ مولاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : قال لاتشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت بالنار ولاتعصین والدیک وان امراک ان تخلی عن اہلک ودنیاک فخلہ ولاتشربن خمرا فانہا راس کل شر ولاتترکن صلوۃ متعمدا فمن فعل ذلک باء بسخط من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر ولاتزدادن فی تخوم ارضک فمن فعل ذلک یاتی بہ علی رقبتہ یوم القیامۃ من مقدار سبع ارضین وانفق علی اہلک من طولک ، ولاترفع عصاک عنہم واخلفہم فی اللہ "

(الطبرانی فی الکبیر 190/24 ح 479 وقال الہیثمی : وفیہ یزید بن سنان الرھاوی وثقہ وغیرہ تضعیفہ وبقیہ رجالہ ثقات ، مجمع الزوائد 217/4)

یزید بن سنان الرہاوی ضعیف قرار دیا ہے ۔

3) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : لاتشرک باللہ وان قتلت وحرقت ولاتعقن والدیک وان امرک ان تخرج من اھلک ومالک ولاتترکن صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ولاتشربن خمرا فانہ راس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ حل سخط اللہ عزوجل وایاک والفرار من الزحف وان ہلک الناس واذا اصاب الناس موتان وانت منہم فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولاترفع عنہم عصاک ادبا واخفہم فی اللہ "

(احمد 5/238 ح 22425)

یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ حافظ المنذری نے کہا :

فان عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر لم یسمع من معاذ" (الترغیب والترہیب ۱/۳۸۳ ح ۸-۷)

المعجم الکبیر للطبرانی (20/82 ح 156) میں اس مفہوم لہ دوسری سند بھی ہے جس میں عمر بن واقد ہے جس کے بارے میں حافظ ہیثمی نے کہا : وھو کذاب " (مجمع الزوائد 4/215) اور ابن حجر نے نے کہا : " متروک " (التقریب : 5132)

4) مکحول عن ام ایمن رضی اللہ عنہا انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ ولیہ وسلم یوصی بعض اہلہ فقال : لاتشرک (باللہ شیئا وان قطعت اوحرقت بالنار ولاتفر یوم الزحف وان اصاب الناس موت وانت فیہم فاثبت واطع والدیک وان امراک وان تخرج من مالک ولاتترک الصلوۃ متعمداً فانہ من ترک الصلوۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ایاک والخمر فانہا مفتاح کل شر وایاک والمعصیۃ فانہا تسخط اللہ لاتنازع الامر اہلہ وان رایت ان لک ، انفق علی اہلک من طولک ولاترفع عصاک عنہم واخفہم فی اللہ عزوجل))

(مسند عبد بن حمید المنتخب :1592، والفظلہ ،احمد 6/421ح 27908 مختصرا والبیھقی 7/304)

یہ روایت منقطع ہے حافظ ابن السکن نے کہا :

" ھو مرسل لان مکحولا لم یدرک ام ایمن " (الاصابہ ۴/۴۲۳ ت۱۱۲)

تاریخ ومشق لابن عساکر (٦٥/170) میں اس روایت کی سند مکحول وسلیمان بن موسی عن ام ایمن سے ہے ۔ یہ سند بھی منقطع اور ضعیف ہے

4) عن ابی ریحانۃ بلفظ : لاتشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت بالنار واطع والدیک وان امراک ان تخلی من اہلک ودیاک ولاتدع عن صلوۃ متعمدا فان من ترکہا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ وذمۃ الرسولہ ولا تشربن خمرا فانہا راس کل خطیئۃ ولا تزدادن فی تخوم ارضک فانک تاتی بہا یوم القیمۃ من مقدار سبع ارضین (اتحاف السادۃ المتقین ۲/۳۹۲)

مجھے اس روایت کی سند کہیں نہیں ملی ۔ ایسی بے سند روایات مردود کے حکم میں ہوتی ہیں ۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ " فقد خرج من الملۃ " کے الفاظ صرف عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی روایت ہی میں ہیں ، دوسری روایت میں نہیں ، اس جواب کے شروع میں یہ تحقیق گزر چکی ہے کہ سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی سند حسن ہے ۔

تنبیہ 1) المعجم الاوسط للطبرانی (4/211ح 3376) کی ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جھارا)

اس روایت کے راویوں پر مختصر تبصرہ درج ذیل ہے :

1) جعفر (بن محمد الفریابی) : کان ثقۃ امینا حجۃ (تاریخ بغداد 7/200 ت 3665)

2) محمد بن ابی داود الانباری : اس کے حالات نامعلوم ہیں شیخ البانیؒ کا یہ خیال ہے کہ یہ شخص کتاب کتاب الثقات لابن حبان (9/95) اور تہذیب التہذیب (9/177 ت 312) کا راوی محمد بن ابی داود الحرانی ہے (السلسلہ الضعیفۃ 12/6ح 2508) ابن الحرانی کی وفات 213ھ ہے ۔ تہذیب الکمال 324/16) جبکہ جعفر الفریابی کی پیدائش 207ھ میں یعنی الحرانی کی وفات کے بعد شروع کی تھی ۔ لہذا یہ ظاہر ہے کہ ابن ابی داود کوئی دوسرا شخص ہے ۔ الحرانی کے شیوخ میں ہاشم بن القاسم کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

3) ہاشم بن القاسم : ابوالنضر ثقۃ ثبت (التقریب : ۷۲۵٦)

4) ابو جعفر الرازي : حسن الحديث ' وثقہ الجمہور

(دیکھئے تسہیل الحاجۃ : 70 ونیل المقصود : 1182)

لیکن اگر وہ ربیع انس سے روایت کرے تو لوگ اس کی روایت سے بچتے ہیں ۔ (الثقات لابن حبان 4/328)

یعنی ابو جعفری الرازی کی ربیع بن انس سے روایت ضعیف ہوتی ہے ۔

5) ربیع بن انس : حسن الحدیث ہیں (نیل المقصود 1/47ح 1182)

6) انس بن مالک رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں ۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ روایت ضعیف ہے ۔

تنبیہ 2 : عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ والی روایت میں "فمن ترکھا متعمدا فقد خرج من الملۃ" کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مطلقا نماز (الصلوۃ) پڑھنا چھوڑ دے کبھی نہ پڑھے تو یہ شخص ملت سے خارج ہوجاتا ہے ، معلوم ہوا کہ جو شخص سستی وغیرہ کی وجہ سے کبھی کبھار نماز یں نہیں پڑھتا تو ایسا شخص یہاں مراد نہیں ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص389

محدث فتویٰ